مولانا سید احمد قادری

عورتوں کا ایمانی عہد نامہ

حضرت مجددؒ کا مکتوب ایک خاتون کے نام

یایھا النبی اذا جاء ک المؤمنات یبایعنک علی ان لایشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولایزنین ولا یقتلن اولادھن ولایاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفرلھن اللہ، ان الل غفور الرحیم

ترجمہ: اے نبیؐ جب تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں بیعت کرنے کو اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کے ساتھ کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں، اور بہتان نہ لائیں باندھ کر اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے کام میں ان کو بیعت کر لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ ایک آیت کریمہ فتح مکہ کے دن نازل ہوئی ہے آنحضرت ﷺ جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے تو عورتوں کی بیعت لینا شروع کی، آپ عورتوں سے بیعت صرف الفاظ میں لیتے تھے، دست مبارک عورتوں کے ہاتھ سے کبھی مس نہیں ہوا، عورتوں میں چونکہ برے اخلاق مردوں کی بہ نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں، اس لئے ان کی بیعت میں خصوصیت کے ساتھ چند شرطیں بڑھائی گئیں ہیں، آپ نے امر الہیٰ کی تعمیل میں عورتوں کو بیعت کے وقت ان چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

پہلی شرط:

کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں، یہ شرک وجوب وجود میں ہو یا استحقاق عبادت میں، اگر کسی کے اعمال ریا و سمعہ کے شائبہ سے پاک نہ ہوں اور وہ غیر اللہ سے اپنے اعمال خیر کے اجر کی طلب میں مبتلا ہو مثلاً وہ اپنے نیک عمل دوسروں سے مدح وثنا کا طلب گار ہو تو ایسا شخص دائرہ شرک سے باہر نہ ہوگا۔ اور نہ ایسا شخص مخلص وموحد ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "الشرک فی امتی اخفی من دبیب النمل فی لیلۃ مظلمۃ علی صخرۃ سوداء" شرک میری امت میں اس چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے جو اندھیری رات میں

سیاہ پتھر پر چلتی ہے۔

لاف بے شرکی مزن کاں از نشان پائے مور در شب تاریک بر سنگ سیہ پنہاں تر است

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے"واتقوا الشرک الاصغر قالوا وما الاصغر قال: الریاء" شرک اصغر سے بچو' صحابہ نے پوچھا شرک اصغر کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ریا ودکھاوا ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ شائبہ شرک سے بھی بیزار ہو' بیماریوں کے دفع کرنا میں بتوں اور شیطانون سے مدد طلب کرنا جیسا کہ اس وقت اسلام کے پردے میں رائج ہوگیا ہے' عین شرک و گمراہی ہے اور تراشیدہ و ناتراشیدہ پتھروں سے اپنے حوائج وضروریات مانگنا اللہ سے انکار اور کفر ہے' اکثر عورتیں انتہائی جہل و نادانی کی وجہ سے اس طرح کے حرام اعمال میں مبتلا اور مراسم شرک و اہل شرک کے ادا کرنے میں گرفتار ہیں' خصوصیت کے ساتھ یہ بات اس وقت دیکھی جاتی ہے جب کہ چیچک کی بیماری پیدا ہوتی ہے' اس وقت کم ایسی عورتیں ہوں گی' جو اس شرک سے محفوظ رہتی ہوں گی' اور اس مرض کو دور کرنے کے لئے شرک کی رسموں میں سے کوئی رسم نہ ادا کرتی ہوں گی' الا ماشاء اللہ کافر ومشرکین جن ایام کی تعظیم کرتے ہیں ان ایام کی تعظیم کرنا اور جو مراسم ادا کرتے ہیں' انہیں ادا کرنا شرک و کفر تک پہونچا دیتا ہے' جیسا کہ دیوالی کے دنوں میں جاہل مسلمان خصوصاً ان کی عورتیں اہل کفر کی رسمیں ادا کرتی ہیں' اور اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتی ہیں' جس طرح اہل کفر اس دن اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو تحفے اور ہدیے بھیجتے ہیں' اسی طرح وہ بھی بھیجتی ہیں' ان دنوں میں اپنے برتنوں کو کفار کی طرح رنگتی ہیں اور اس میں سرخ چاول بھر کر بھیجتی ہیں یعنی ان دنوں کو وہ بھی ویسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ کفار سمجھتے ہیں' یہ سب شرک اور کفر ہے' اسی طرح کے اسلام کے متعلق اللہ نے کہا ہے کہ "وما یؤمن اکثرھم اللہ الا وھم مشرکون" یعنی ان میں اکثر کا حال یہ ہے کہ اللہ پر یقین لاتے ہیں تو اس حال میں کہ اس کے ساتھ شریک بھی ٹھہرائے جاتے ہیں۔

ایک عمل حرام یہ بھی رائج ہے کہ جانوروں کو مشائخ کے نام پر نذر کرتے ہیں اور ان کی قبروں پر جا کر ان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں' فقہ کی کتابوں میں اس عمل کو بھی شرک میں داخل کیا ہے اور پوری تاکید سے کہا ہے۔ فقہا نے اس ذبح کو ذبائح جن کی جنس سے سمجھا ہے' (ذبائح جن وہ جانور ہیں جنہیں مشرکین جنوں کے نام پر ذبح کرتے تھے) اس لئے اس عمل سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اس میں......شرک ہے' نذر کے طریقے بہت ہیں' کیا ضرور ہے کہ کس جانور کو ذبح کرنے کی نذر مانیں' اس کو ذبائح جن کے ساتھ ملحق کریں' اور اپنے آپ کو عبدۃ الجن (جنون کے پجاریوں) کے ساتھ مشابہ کریں۔ یہی حال عورتوں کے ان روزوں کا بھی ہے' جو وہ پیروں اور بیبیوں کے نام پر رکھتی ہیں' اکثر ان ناموں نے خود تراشا ہے' اور انہیں ناموں پر اپنے روزوں کی نیت کرتی ہیں' اور افطار کے وقت ہر روزہ کیلئے خاص وضع متعین کرتی ہیں' اور ان کے لئے مخصوص ایام کا تعین بھی کرتی ہیں' اپنے مطالب ومقاصد کو ان روزوں کے ساتھ جوڑتی

ہیں اور ان کے توسل سے مقصد برآری چاہتی ہیں' یہ عبادت میں شرک ہے' اور اس طرح وہ غیر اللہ کی عبادت کے توسل سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہیں' اس فعل کی قباحت پر اچھی طرح سوچنا چاہیے ...... حدیث قدسی میں آیا ہے "الصوم لی و انا اجزی به" یعنی روزہ میرے لئے مخصوص ہے' اور عبادت صوم میں میرے سوا کوئی شریک نہیں' ہر چند کہ کسی عبادت میں بھی غیر اللہ کی شرکت جائز نہیں' لیکن روزہ کی تخصیص محض اس اہتمام کیلئے ہے کہ اس عبادت میں نفی غیر کی نیت بہ تاکید کرنی چاہیے' بعض عورتیں اپنے ایجاد کردہ روزوں کے حیلے میں یہ کہتی ہیں کہ ہم روزہ اللہ ہی کے لئے رکھتی ہیں صرف اس کا ثواب پیروں کی روحوں کو بخشتی ہیں' اگر وہ اپنے اس معاملہ میں سچی ہیں تو پھر روزوں کے لئے مخصوص ایام کی تعین کا کیا کام ہے اور پھر افطار کے وقت محرکات کا ارتکاب کرتی ہیں' بے ضرورت بھیک مانگتی ہیں' اور اسی بھیک مانگی ہوئی چیز سے افطار کرتی ہیں' اور اپنی مقصد برآری کو اسی امر محرم کے ارتکاب پر منحصر و موقوف سمجھتی ہیں' حقیقت میں یہ عین گمراہی اور شیطان کا فریب ہے۔

<u>دوسری شرط:</u>

عورتوں کی بیعت کے وقت یہ لگائی گئی ہے کہ وہ چوری نہ کریں' اس گناہ کبیرہ میں چونکہ بہت سی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں اس لئے مخصوص طور پر ان کو اس سے روکا گیا ہے' جو عورتیں اپنے شوہروں کے اموال میں ان کی اجازت کے بغیر تصرف کرتی ہیں اور بے تحاشہ خرچ کر کے مال کو ضائع کرتی ہیں' وہ چوروں کے گروہ میں داخل ہیں' اور یہ گناہ ان کے اندر ثابت و متحقق ہے' یہ بات عام طور پر عورتوں میں پائی جاتی ہیں...... کاش وہ اس بات کو برائی سمجھیں' اگرچہ حال یہ ہے کہ وہ اپنے اس تصرف بیجا کو حلال سمجھتی ہیں اور یہ نہایت خطرناک بات ہے' کیونکہ کسی ثابت شدہ برائی کو حلال سمجھنا کفر تک پہونچا دیتا ہے' یہی وجہ ہے کہ حکیم مطلق جل شانہ نے شرک کے بعد عورتوں کو چوری سے منع فرمایا' اپنے شوہروں کے اموال میں بیجا تصرف کرتے کرتے ان میں خیانت اور چوری جڑ پکڑ جاتی ہے......' ان تمام باتوں کے مشاہدے کے بعد یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ عورتوں کے لئے شرک کے بعد چوری کو کیوں اتنی اہمیت دی گئی۔

اموال میں سرقہ و خیانت کے سلسلہ میں یہاں ایک اور قسم کی چوری کا ذکر بھی مناسب ہے' ایک دن ہمارے پیغمبر ﷺ نے اپنے اصحاب سے پوچھا' بدترین قسم کا چور کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم نہیں جانتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ بدترین قسم کا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' اور ارکان نماز کو بتمام و کمال ادا نہیں کرتا۔ اس لئے اس قسم کی چوری سے بھی بچنا ضروری ہے تاکہ انسان بدترین قسم کے چوروں میں داخل نہ ہو' حضور قلب کے ساتھ نماز کی نیت کرنی چاہیے' کیونکہ نیت کے بغیر عمل صحیح نہیں ہوتا' پھر قرأت درست طریقے پر کرنی چاہیے' رکوع و سجود اطمینان کے ساتھ کرنا چاہیے' اور ایک بار سبحان اللہ کہنے کے انداز سے کھڑا رہنا چاہیے' جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اپنے کو چوروں کے گروہ میں داخل کرتا ہے۔

تیسری شرط:

عورتوں کی بیعت کے وقت یہ لگائی کہ وہ زنا نہ کریں، عورتوں کی بیعت میں خصوصیت کے ساتھ اس کبیرہ سے ممانعت کی وجہ بھی یہی ہے کہ اکثر اوقات زنا عورتوں کی رضا پر موقوف ہوتا ہے، نیز یہ کہ اکثر اوقات اس عمل بد کی علت یہ ہوتی ہے کہ عورتیں اپنے آپ کو مردوں کے سامنے پیش کرتی ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں زانیہ عورت کو زانی مرد پر اس آیت میں مقدم رکھا گیا ہے: الزانية والزاني فاجلدوا كل واحده منهما مائة جلدة" زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔

یہ گناہ دنیا و آخرت میں انسان کو برباد کرنے والا اور تمام ادیان میں قبیح و منکر ہے، ابو حنیفہؒ آنحضرت سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، اے لوگو، زنا سے بچو کہ اس میں چھ برائیاں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی تین برائیاں یہ ہیں: (۱) زانی کے دل سے نورانیت اور اس کے چہرے سے رونق غائب ہو جاتی ہے۔ (۲) اس سے فقر و افلاس آتا ہے۔ (۳) عمر میں کمی ہوتی ہے۔

آخرت کی تین برائیاں یہ ہیں: (۱) اللہ کا غضب (۲) حساب کی سختی (۳) دوزخ کا عذاب

حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنکھوں کا زنا محرمات کو بری نیت سے دیکھنا، ہاتھوں کا زنا محرمات کو بری نیت سے پکڑنا، اور قدموں کا زنا محرمات کی طرف بری نیت سے جانا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قل للمؤمنين يغضون من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم ان الله خبير بما يصنعون، وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن و يحفظن فروجهن" یعنی کہو اے محمد مسلمانوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور کہہ دو مسلمان عورتوں سے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

جاننا چاہیے کہ دل آنکھوں کا تابع ہے، جب تک محرمات سے آنکھوں کو نہ بچایا جائے دل کی حفاظت مشکل ہے اور جب دل گرفتار ہو جائے تو شرمگاہ کی حفاظت بہت مشکل ہے، لہذا آنکھوں کو بدنظری سے بچانا ضروری ہوا تاکہ شرمگاہ کی حفاظت ہو سکے اور دنیا اور آخرت کے گھاٹے سے محفوظ رہے۔

قرآن میں اس کی بھی ممانعت آئی ہے کہ عورتیں اجنبی مردوں سے نرم و نازک گفتگو کریں، کیونکہ اس سے بدکار مردوں کے دل میں وسوسہ زنا پیدا ہوتا ہے، اگر عورتوں کو اجنبی مردوں سے بہ ضرورت گفتگو کرنی پڑے تو اس انداز سے بولنا چاہیے کہ ان کے دل میں اس قسم کا کوئی وسوسہ نہ پیدا ہو سکے، قرآن میں اس سے بھی روکا گیا ہے کہ عورتیں اپنی زینت کا اظہار غیر مردوں کے سامنے کریں اور ان کے دل میں خواہش پیدا کریں، اسی طرح عورتوں کو پازیب و خلخال پہن کر اس طرح زمین پر پاؤں مارنے سے بھی روکا گیا ہے کہ اس کی آواز پیدا ہو، کیونکہ اس سے بھی ان کی طرف

میلان پیدا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر وہ بات جو فسق و فجور اور گناہ کی طرف لے جانے والی ہو قبیح اور ممنوع ہے، فکر کرنی چاہیے، کہ حرام چیزوں کے مقدمات و مبادی سے بھی پرہیز کیا جائے تاکہ نفس محرمات سے سلامتی میسر ہو، یہ بات بھی پوشیدہ نہ رہنی چاہیے کہ ایک عورت کے لئے دوسری اجنبی عورت بھی اجنبی مرد ہی کے حکم میں ہے ان باتوں میں جو اجنبی مرد سے ناجائز ہیں، مثلاً جس طرح عورت کے لئے اجنبی مرد کو شہوت سے دیکھنا، چھونا ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کو عورت کو بھی شہوت سے دیکھنا اور چھونا ناجائز ہے، اس بات کی بڑی نگہداشت کرنی چاہیے کیونکہ عورت کا مرد تک پہونچنا اختلاف کی وجہ سے نہایت آسان ہے، اس لئے یہاں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور اس فعل قبیح سے بچانے کے لئے بڑی تاکید و تبلیغ کرنی چاہیے۔

چوتھی شرط:

عورتوں کو بیعت کے وقت یہ لگائی گئی کہ اولاد کو قتل نہ کریں، فقر و احتیاج سے ڈر کر بچوں کو مار ڈالنا صرف یہ کہ قتل ناحق ہے بلکہ قطع رحم بھی ہے، اس لئے اس ایک کبیرہ میں دو کبائر کا ارتکاب ہے۔

پانچویں شرط:

عورتوں کی بیعت کے وقت یہ لگائی گئی کہ وہ افتراء اور بہتان نہ باندھیں، یہ وصف عورتوں میں بہت پایا جاتا ہے اس لئے خصوصیت سے منع کیا گیا، یہ صفت بہت بری صفتوں میں سے ایک ہے، یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ تمام ادیان میں حرام اور قبیح ہے، اس میں ایذائے مومن بھی ہے، اور مسلمان کو اذیت پہونچانا حرام ہے، نیز اس میں فساد فی الارض بھی ہے جو بہ نص قرآنی ممنوع و قبیح ہے۔

چھٹی شرط:

آخر میں چھٹے نمبر پر ایک جامع شرط یہ لگائی گئی کہ وہ معروف و خیر میں پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں، یہ شرط تمام اوامر شرعیہ کے امتثال اور تمام نواہی شرعیہ سے اجتناب پر مشتمل ہے۔

نماز پنجگانہ بے کسل و فتور پوری خوش دلی و سعی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے، مال کی زکوٰۃ بہ رغبت تمام دینی چاہیے، رمضان کا روزہ جو سال بھر کے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہے، پوری احتیاط سے رکھنا چاہیے۔ حج بیت اللہ جس کی شان میں حضور نے فرمایا ہے کہ حج گزشتہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح ورع و تقویٰ سے بھی چارہ نہیں ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا ہے "ملاک دینکم الورع"، یعنی تمہارے دین کو قائم رکھنے والا ورع ہے، ورع منہیات شرعیہ کو ترک کرنے کا نام ہے، نشہ آور چیز کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے اور نشہ آور چیز کو شراب کی طرح سمجھنا چاہیئے غناء (گانے) سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ غنا لہو و لعب میں داخل ہے اور لہو و لعب حرام ہے، حدیث میں آیا ہے "الغناء رقیة الزنا" یعنی غنا زنا کا منتر ہے۔ سخن چینی اور غیبت سے بھی پرہیز لازم ہے، مسلمانوں کے ساتھ مسخرہ پن

کرنا اور ان کو اذیت پہونچانا بھی حرام ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

بدفالی کا اعتبار نہ کرنا چاہیے اور نہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ ایک کا مرض دوسرے کا لگ جاتا ہے، مخبر صادق ﷺ نے ان دونوں سے منع فرمایا ہے "لاطیرۃ ولا عدوی" یعنی بدفالی کوئی شے نہیں ہے اور نہ ایک کا مرض دوسرے کو لگتا ہے، کاہنوں اور نجومیوں کا اعتبار نہ کرنا چاہیے، نہ ان سے غیب کی باتیں پوچھنا چاہیے اور نہ یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں، کیونکہ شریعت میں بڑی تاکید کے ساتھ اس سے روکا گیا ہے، نہ خود جادو کرنا چاہیے نہ کسی ساحر سے جادو کرانا چاہیے اس لئے کہ یہ حرام قطعی ہے اور کفر تک پہونچا دینے والی چیز ہے، کوئی گناہ کفر سے اتنا قریب نہیں ہے جتنا جادو اور سحر۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک ایمان دل سے نکل نہ جائے سحر کا فعل وجود میں نہیں آتا، گویا سحر اور ایمان ایک دوسرے کی ضد ہے، خلاصہ یہ کہ جو کچھ مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اور جسے علماء نے کتب شرعیہ میں بیان فرمایا ہے، دل و جان سے اس کو بجالانے میں سعی کرنی چاہیے، اور اس کی مخالفت کو زہر قاتل سمجھنا چاہیے۔

جب بیعت کرنے والی عورتوں نے ان تمام شرائط کو قبول کرلیا تو آنحضرت ﷺ نے ان کی بیعت قبول کرلی اور امر الٰہی کے مطابق ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی، امر الٰہی سے جو استغفار آپ نے کسی جماعت کے لئے کیا اس کے متعلق پوری امید ہے کہ قبول ہو، اور وہ جماعت مغفور ہو، ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی اس بیعت میں داخل تھیں، بلکہ اس وقت ان عورتوں کی سرگروہ رہی تھیں اور سب کی نمائندگی کر رہی تھیں، اس بیعت و استغفار سے ان کے حق میں بھی بڑی امید ہے، ان عورتوں کے بعد اب بھی جو عورتیں ان شرائط کو قبول کریں اور ان کے مقتضاء کے مطابق عمل کریں وہ حکم اس بیعت میں داخل ہوں گی اور استغفار کی برکتوں کی امیدوار۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے "ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم" یعنی اللہ تعالیٰ کیوں تم پر عذاب کرے اگر تم اللہ کا شکر ادا کرو، اور ایمان درست کرو، اللہ کا شکر بجالانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان احکام شرعیہ کو قبول کرے اور ان کے مقتضاء پر عمل کرے، طریق نجات اور رستگاری کی راہ صاحب شریعت علیہ السلام کی پیروی ہے، اعتقاد میں بھی اور عمل میں بھی، استاد اور پیر اس لئے ہیں کہ شریعت کی طرف رہنمائی کریں اور ان کی برکت سے شریعت پر اعتقاد اور اعمل میں سہولت ہو، نہ یہ کہ مرید جو سمجھیں وہ کریں، جو چاہیں وہ کھائیں، پیر ان کی ڈھال بن جائیں گے اور عذاب سے بچالیں گے، یہ تمنائے محض ہے، قیامت میں بے اجازت کوئی سفارش نہ کر سکے گا، اور جب تک عمل پسندیدہ نہ ہو کوئی سفارش کرے گا بھی نہیں، اور عمل اسی وقت پسندیدہ ہوگا جب شریعت کے مقتضاء کے مطابق کیا جائے اور اگر بشریت کی بناء پر کوئی لغزش ہوگئی ہو تو شفاعت سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔ واللہ سبحانہ الموفق۔ (مکتوب: ۴۱ ج ۳)